AL-ILM Journal

Volume 5, Issue 2

ISSN (Print): 2618-1134
ISSN (Electronic): 2618-1142

Issue: https://www.gcwus.edu.pk/al-ilm/
URL: https://www.gcwus.edu.pk/al-ilm/

Title Insani Shakhsiyat ki Akhlaqi Tarbiyat: Hadith o Seerat ki Roshni Main

Author (s): Irum Shahzadi

Received on: 16 January, 2021
Accepted on: 17 Arpil, 2021

Published on: 10 October, 2021
Citation: English Names of Authors, "Insani Shakhsiyat ki Akhlaqi Tarbiyat: Hadith o Seerat ki Roshni Main", AL-ILM 5 no 2 (2021): 79-97
Publisher: Institute of Arabic & Islamic Studies, Govt. College Women University, Sialkot

انسانی شخصیت کی اخلاقی تربیت، تعلیماتِ نبویؐ کی روشنی میں

ارم شہزادی*

Abstract

The human personality that Islam wants to build and build is adorned with good morals. It wants to make its followers the scapegoats of high morality. The society in which Islam was born was a morally inferior society. Adultery and plunder were considered a symbol of bravery. While obscenity and cruelty were not considered wrong, the religion that Islam nurtured was a society in which high morals were found. Even the disbelievers used to call him honest and trustworthy. He was brought up in the shadow of the Prophet. His morals were so high that he and everyone else testified to his high morals. There is no precedent in the nations of the world.

Key words: Human, Personality, Islam, Morality, Teachings

اسلام جس انسانی شخصیت کی تشکیل و تعمیر کرنا چاہتا ہے وہ اخلاق حسنہ سے مزین ہے وہ اپنے ماننے والوں کو اخلاق عالیہ کا خوگر بنانا چاہتا ہے جس معاشرے میں اسلام نے جنم لیا وہ اخلاقی لحاظ سے ایک پست ترین معاشرہ تھا۔ جہاں چوری، ڈاکہ زنی اور لوٹ مار بہادری کی علامت سمجھے جاتے تھے۔ جہاں بے حیائی اور ظلم کو غلط نہ سمجھا جاتا تھا لیکن اسلام نے جس معاشرے کو پروان چڑھایا وہ ایک ایسا معاشرہ تھا جس میں اعلیٰ اخلاق پائے جاتے تھے نبی کریم ﷺ کے اخلاق عالیہ کا یہ عالم تھا کہ کفار بھی آپ کو صادق اور امین کہہ کر پکارتے تھے آپؐ کے زیر سایہ پرورش پائی ان کا اخلاق اس قدر اعلیٰ تھا کہ اپنے اور پرائے سب ان کے اعلیٰ اخلاق کی گواہی دیا کرتے تھے انہوں نے معاشرے میں اخلاقیات کے وہ اعلیٰ معیار متعارف کروائے جن کی اقوام عالم میں نظیر نہیں ملتی ان کے اندر موجود تمام رذائل اخلاق کو ختم کر کے اخلاق حسنہ کو اجاگر کیا نبی کریمؐ کی سیرت مبارکہ بقول قرآن پاک کے خلق عظیم کی اعلی تفسیر ہیں۔

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ:

اسلام میں انسانی شخصیت کی تعمیر اور جدید فلسفہ اخلاق اسلامی تناظر میں تنقیدی جائزہ پر قابل قدر تحقیقی کام موجود ہے اس حوالے سے موجود چند اہم عربی کتب میں امام غزالی کی مکاشفۃ القلوب، جرجانی بن محمد کی کتاب التعریفات شاہ ولی اللہ کی حجۃ اللہ البالغہ مولانا صفی الرحمن مبارک پوری کی الرحیق المختوم سید سلیمان ندوی کی سیرۃ النبی ﷺ، ابن مسکویہ کی تہذیب الاخلاق شامل ہیں۔

---

* پی ایچ ڈی سکالر، گفٹ یونیورسٹی، گوجرانوالہ

برٹرینڈ رسل (Bertrand Russel: 1872-1970) کی A History of Western Philosophy میں مغربی فلسفے کی تاریخ، اس کی جامعیت کی وضاحت بے مثال ہے۔ اس کتاب میں مصنف، یونانی تہذیب کے عروج سے لے کر بیسویں صدی میں منطقی تجزیے کے ظہور تک اخلاقی فلسفہ کو ڈھونڈتا ہے۔
اردو ادب میں بیسویں صدی کے مصنفین نے زیادہ توجہ نہیں دی۔ اس سلسلے میں حفظ الرحمن سیوہاروی کی کتاب "اخلاق اور فلسفہ اخلاق" کی حسن ترتیب اور جامع اسلوب بیان نے فلسفہ اخلاق کے اہم مسائل کو دلچسپ اور قابل توجہ بنا دیا ہے۔ انسانی شخصیت کی تعمیر اور نشوونما پر، ڈاکٹر نعیم احمد کی کتاب "فرائیڈ کا نظریہ تحلیل نفسی" متاثر کن کتاب ہے جس میں انسانی شخصیت کی ساخت کی تشکیل کے مراحل پر تفصیل سے بات کی گئی ہے۔ تاحال ایسی تحقیق عمل میں نہیں آئی جس میں جدید فلسفہ اخلاق اور انسانی شخصیت کی تشکیل و تعمیر کی تعلیمات اور اسلام کے ساتھ ان کے موازنے پر کوئی کام کیا گیا ہو۔ لہٰذا اس موضوع کی ضرورت و اہمیت کے پیش نظر اس، وضوع کو تحقیق کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔

منہج تحقیق: (Research Methodology)

1۔ زیر نظر مطالعہ میں توضیحی، تجزیاتی اور تقابلی تحقیق کا اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ تحقیق کا بنیادی انحصار اساسی مصادر پر ہے تاہم ضرورت کے مطابق ثانوی مصادر سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ پہلی دفعہ حوالہ مکمل تفصیل کے ساتھ درج کیا گیا ہے جبکہ، اسی مصنف یا کتاب کا حوالہ دوبارہ آنے کی صورت میں مصنف کے مختصر نام اور کتاب کے نام پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔ مقالہ کے آخر میں خلاصہ بحث اور نتائج و سفارشات مقالہ تحریر کیے گئے ہیں۔ آخر میں مصادر و مراجع کی فہرست ہے جو الفبائی ترتیب کے مطابق ہے۔ دیگر فہارس میں آیات، احادیث اور آلام و اماکن شامل ہیں۔

تعارف

اخلاق کا معنی و مفہوم

جہاں تک اخلاق کے معنی و مفہوم کا تعلق ہے تو لسان العرب میں اس کی تعریف یوں کی گئی ہے۔ "لفظ اخلاق عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مادہ خ-ل-ق ہے۔ اس کے لفظی معنی عادت، طبیعت، مروت، اور خصلت کے ہیں۔ 1

اس طرح مفردات القرآن میں ہے کہ:

اخلاق کے معنی قوی، باطنہ اور عادات وخصائل تحریر کیے گئے ہیں۔2

التعریف میں اخلاق کی تعریف یوں بیان کی ہوئی ہے۔

الخلق عباۃ ھیۃ للنفس راسخۃ تصودو عنھا الافعال بسھولۃ ویسر من غیر حاجۃ الی فکر رویۃ3

"نفس کی ایسی پختہ حالت سے عبارت ہے جس کے باعث افعال بہت سہولت کے ساتھ بغیر غور وفکر کے سرزد ہوں"

جہاں تک اخلاق کے اصطلاحی معنی کا تعلق ہے تو اسلامی انسائیکلوپیڈیا میں اس کی تعریف یوں بیان ہوئی ہے:

"معاشرتی معاملات طے کرنے کے ایسے اصول ہیں جو نیکی اور بھلائی کی تمیز پیدا کر دیں جو فضائل ورذائل کا علم بخشیں اور جن کی پابندی کے بغیر اجتماعی زندگی کا تصور محال ہو۔4

اس طرح احمد قطب الدین "اسلام کا نظریہ حیات" میں اس کی تعریف کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

"علم اخلاق عادات واطوا کی اچھائی یا برائی کا مطالعہ کرتا ہے یا خیر وشر کی تحقیق کرتا ہے اسی کے ذریعے نیک وبد کا یقین ہوتا ہے۔5

قرآن پاک میں بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے اور آپ ﷺ کے اخلاق کو بلند ترین درجہ پر فائز قرار دیا گیا ہے: جیسا کہ ارشاد باری ہے:

وانك لعلی خلق عظیم۔6

"بے شک آپ اخلاق کے بلند ترین درجہ پر فائز ہیں۔"

انگریزی میں اخلاق کے متبادل جو لفظ استعمال ہوتا ہے وہ "Ethics" ہے۔ اور اس کا مفہوم کچھ یوں ہے:

Ethics is a set of principles that people use to decide what is right and what is wrong.7

"اخلاق سے مراد اصولوں کا وہ مجموعہ ہے جو یہ طے کرنے میں مدد دیتا ہے کہ کیا چیز درست ہے اور کیا غلط۔"

مولانا شبلی کے نزدیک اخلاق سے مراد پختہ عادات یا وہ عمل ہے جو خود بخود وقوع پذیر ہو۔8

آپ اس حوالے سے مزید لکھتے ہیں کہ:

"انسان اپنے اخلاق حسنہ کا جو پہلو پسند کرے، اس کی اس شدت سے پابندی کے اور اس طرح دائمی اور غیر متبدل طریقے سے اس پر عمل کرے کہ گویا وہ اختیار رکھنے کے باوجود اس کام کے کرنے پر مجبور ہے اور لوگ دیکھتے ہی دیکھتے یہ یقین کر لیں کہ اس شخص سے اس کے علاوہ کوئی بات سرزد ہو ہی نہیں سکتی، گویا اس کے علاوہ

کوئی بات سرزد ہی نہیں سکتی۔ گویا اس سے یہ افعال اس طرح صادر ہوتے ہیں جیسے افتاب سے روشنی، پھول سے خوشبو اور ان میں سے کسی حالت میں یہ الگ نہیں ہو سکتیں۔9

حضور ﷺ کے تعلیم کردہ اخلاق فاضلہ

انسانوں کے باہمی تعلقات، میل جول، معاملات اورربط و مفاہمت میں ایک دوسرے کی مجبوریوں کو سمجھنا، باہمی ادب و احترام کے تقاضوں کو ملحوظ رکھنا، ایک دوسرے کی ضروریات کا خیال رکھنا اور دوسروں کو ترجیح دینا، اخلاقیات کے اہم ترین پہلو ہیں۔ اخلاق دراصل زندگی کے طریقے، سلیقے اور قرینے کا نام ہے اور اسی کی تعلیم و تربیت در حقیقت دین حقیقی کا مقصود ہے یعنی انسان کو اس کے مقصد حیات سے آگاہ کرکے اس کے تقاضوں سے روشناس کرانا اور ان کی تکمیل کے قابل بنانا ہے۔
چنانچہ ہمارے نزدیک حقیقی اخلاق وہی ہیں جن کی تعلیم و ہدایت ہمیں دین کے واسطے سے حاصل ہوئی ہے۔ ہمیں زندگی کا وہی سلیقہ اور قرینہ مطلوب ہے جو خدا نے اپنے رسول ﷺ کے ذریعے سے ہمیں سکھایا ہے۔ آئندہ صفحات میں دیکھے گئے حضورؐ کی سیرت اور احادیث مبارکہ نے ہمیں کن اخلاق حسنہ کی تعلیم فرمائی ہے اور کن باتوں سے اجتناب کی تاکید کی ہے تاکہ انسان کی اخلاقی اصلاح و تہذیب کے ربانی اصول و معیار ہمارے سامنے واضح ہو کر آسکیں۔

1۔ عفو و درگزر

لسان العرب میں ہے۔"عفو "عفا یعفو عفوا سے مصدر ہے اور اس کے معنی ہیں درگزر کرنا، معاف کرنا، سزا کو چھوڑ دینا۔10
عفو و درگزر انسانی زندگی کا ایک ایسا پہلو ہے جس کے بغیر بقاءحیات اور استحکام اجتماع ممکن ہی نہیں۔ عفو و درگزر دراصل انسانی شخصیت کی وسعت اور اس کی انسانیت کی توسیع ہے۔ عفو و درگزر نہ ہو تو انسانیت گھٹ کر مر جائے اور ہر طرف معاشرے میں خونخواری و حیوانیت کا دور دورہ ہو جائے۔
عفو و درگزر تو لطافت و رحمت کا اظہار ہے جس سے انسانیت کی پہچان ہوتی ہے انسان کی اس اخلاقی قدر کا منبع و مصدر بھی صفت خدا ہے۔ رب کریم جو قادر مطلق ہے تمام جہانوں کو پیدا کرنے والا ہے، مخلوق کی بغاوت و انحراف پر سزا دے سکتا ہے۔ عفو و درگزر سے کام لیتا ہے کبھی مہلت دیتا ہے اور صرف نظر کرتا ہے اور کبھی معاف کر دیتا ہے اس کے عفو و کرم نے کاروبار حیات کو وسعت دی اور زندگی کی سرگرمیوں کو برکت بخشی ہے۔ اسلامی معاشرے کی مجموعی فضا عفو و درگزر اور

بخشش و رحمت کی ہے۔ اساخلاقی فضا کی تشکیل و استحکام میں بنیادی کردار سرکار دو عالم ﷺ کا ہے۔ آپ کی حدیث و سیرت کے واقعات اس کی گواہی دیتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ پیکر عفو تھے، آپ ﷺ کی حیات مبارکہ ہمارے سامنے ایک عملی اور مثالی نمونہ ہے، آپ ﷺ نے کبھی بھی کسی سے ذاتی معاملہ میں انتقام نہ لیا، بلکہ بددعا سے بھی احتراز کیا، آپ ﷺ نے اپنے بدترین دشمن کو بھی معاف کر دیا، صرف اس لیے کہ آپس میں اتحاد و اتفاق پیدا ہو، لہٰذا معاشرے کے عام فرد کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ہر قسم کے حالات میں عفو و درگرز سے کام لے اور امت کی وحدت کو پارہ پارہ ہونے سے بچائے، تاکہ انسانی اخلاق کی تعمیر ہو سکے۔

ابتدائے اسلام میں آنحضرت ﷺ دعوت دین کی غرض سے طائف تشریف لے گئے، وہاں طائف کے بازاروں میں آپ ﷺ پر ہونے والا یقینا ایک قبیح معاملہ اس قوم کی بربادی کا ذریعہ بن سکتا تھا، مگر آپ ﷺ نے بددعا کی بجائے ان کی ہدایت کی دعا ان الفاظ میں فرمائی۔

اللهم اهد قومي فانهم لا يعلمون۔11

اے اللہ !میری قوم کو ہدایت دے، کیونکہ یہ لوگ مجھے نہیں جانتے۔

فتح مکہ کے وقت آپ ﷺ نے فرمایا:

اے قریش کے لوگو !تمہارا کیا خیال ہے میں تمہارے ساتھ کیسا سلوک کرنے والا ہوں؟ انہوں نے کہا :اچھا .... آپ ﷺ کریم بھائی ہیں اور کریم بھائی کے صاحبزادے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا :میں تم سے ہی بات کہہ رہا ہوں جو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہی تھی۔

لا تثريب عليكم اليوم يغفر الله لكم وهو أرحم الراحمين۔12

آج تم پر کوئی ملامت نہیں ہے، اللہ تمہاری مغفرت کرے، وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

عفو کی اہمیت کا اندازہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی درج ذیل روایت سے ہوتا ہے۔

امر نبي الله يأخذ العفو من اخلاق الناس۔13

اللہ کے نبی ﷺ کو حکم دیا گیا کہ لوگوں کے اخلاق کے بارے میں درگزر اختیار کریں۔

ہندہ نے آپ ﷺ کے اخلاق سے متاثر ہو کر کہا

۔یا رسول الله ما كان على ظهر الارض اهل خباء احب الى ان يذلو من اهل خبائك ثم ما اصبح اليوم على ظهر الارض اهل خباء احب الى ان يعزوا من اهل خبائك۔14

یا رسول اللہ ﷺ میری نگاہ میں آپ ﷺ کے خیمے سے زیادہ مبغوض کوئی خیمہ نہ تھا، لیکن آج آپ ﷺ کے خیمے سے محبوب بہتر کوئی خیمہ نظر نہیں آتا۔کتب سیرت و حدیث میں ایسے بے شمار واقعات ہیں جو آپ ﷺ کے عفو و درگزر کا شاندار نمونہ پیش کرتے ہیں۔ عفو و درگزر کی اس صفت سے دوست دشمن ، مسلم کافر سب متمتع ہوتے رہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ انسانیت نے عفو و درگزر کی ایسی مثال نہیں دیکھی ہوگی۔

2۔ صلہ رحمی

صلہ رحمی سے مراد ہے عزیزوں اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا، عربی لغت میں صلاح کا لفظ فساد کے الٹ استعمال ہوتا ہے۔15

اخلاقیات کی تکمیل کے لیے صلہ رحمی کا کردار بہت اہم ہے۔رحم مسلمان کی عادت ہے، مسلمان رحم دل ہوتا ہے، جب وہ رحم کرتا ہے تو معاشرے میں اتحاد پیدا ہوتا ہے، فتنہ و فساد کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور انسانیت کی تعمیر ہوتی ہے۔

صلہ رحمی کرنے سے معاشرے میں امن و امان قائم ہوتا ہے، اختلاف و انتشار کا خاتمہ ہو جاتا ہے، لوگوں میں پیار و محبت کی فضا پیدا ہو جاتی ہے، نفرتیں و کدورتیں ختم ہو جاتی ہیں، ایک صحت مند معاشرہ وجود میں آتا ہے اور صحت مند معاشرہ کے وجود میں ہونے کے ساتھ ساتھ انسانی اخلاقیات کی بھی تعمیر ہوتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

یارسول اللہ: ادع علی المشرکین، قال((انی لم ابعث لعاناً وانما بعثت رحمة))16

(اے اللہ کے رسول !مشرکوں پر بددعا کیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا :میں اس لیے نہیں بھیجا گیا کہ لوگوں پر لعنت کروں، بلکہ میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں)۔

ایک اور مقام پر رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔

انما یرحم اللہ من عبادہ الرحماء17

(اللہ اپنے بندوں میں سے ان پر رحم کرتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں)۔

نیز فرمایا:

ارحموا من فی الارض یرحکم من فی السماء18

(تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا)۔
ایک اور مقام پر صلہ رحمی کے بارے میں فرمایا:
من لا یرحم لا یرحم[19]
(جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا)۔
صلہ رحمی سے اخلاقیات کی تکمیل ہوتی ہے اور ساتھ ساتھ اللہ اور رسول کی رضا بھی حاصل ہوتی ہے، اگر صلہ رحمی نہ کی جائے تو امت میں انتشار برپا ہو جاتا ہے، جس سے امت کی وحدت پارہ پارہ ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ انسانیت بھی دم توڑتی ہے۔ انسانیت کی تعمیر صلہ رحمی کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

3۔ ایثار و مہمان نوازی

ایثار کا معنی ہے اچھے افعال و اخلاق میں دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دینا، دوسروں کی ضروریات کو اپنی ضروریات سے مقدم سمجھنا۔20

اصطلاحاً اس سے مراد ہے کہ اپنی ضروریات پر کسی دوسرے کی ضروریات کو ترجیح دینا۔اخلاقی تعلیمات کی تکمیل کے لیے معاشرے کے لوگوں کی یہ اہم ذمہ داری ہے کہ وہ دوسروں کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر ترجیح دیں اور اپنی زندگیوں میں ایثار کا رویہ اختیار کریں تاکہ معاشرے میں انسانیت کی تعمیر ہو اور اخلاقی تعلیمات رائج ہوں۔اس فیاض طبعی کے دو اہم مظاہر ایثار و مہمان نوازی ہیں۔ ایک فیاض طبع انسان اپنی ضرورت کو دوسرے کے لیے قربان کردے گا اور اگر کوئی اس کے ہاں ٹھہرنے کے لیے آئے گا تو اسے نہ صرف خوش آمدید کہے گا بلکہ اس کی خاطر مدارت بھی کرے۔ کتب حدیث میں آپ ﷺ کے ایثار اور مہمان نوازی کی مثالیں موجود ہیں۔

ایثار فیاضی ہی کا آخری درجہ ہے، اسلام کی دعوت اور رسول کریم ﷺ کے طرز عمل نے مسلمانوں کے اندر یہ جوہر پیدا کیا کہ وہ دوسروں کی ضرورتوں کو اپنی ضروریات پر ترجیح دیں۔ خود بھوکا رہ کر دوسروں کو کھلاتے، خود تکلیف اٹھا کر دوسرے کو آرام دیتے ، تاریخ انسانی نے ہجرت رسول ﷺ کے موقع پر جو مناظر مشاہدہ کئے وہ تاریخ انسانی میں آج تک ہوئے نہیں۔

انصار مدینہ نے کس طرح مہاجرین مکہ کو خوش آمدید کہا اور کس طرح ان کو سہولیات فراہم کی وہ اپنی مثال آپ ہے۔21

نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارکہ ہے

لا یومن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ22

(کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا، یہاں تک کہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے)۔

اخلاق کی تعمیر کے لیے ضروری ہے کہ ایثار کریں اور جو ایثار کرے، خود بھوکا رہے اور دوسروں کو کھانا کھلائے، خود پیاسا رہ کر دوسروں کو پانی پلائے، یہ ایثار ہے اگر ایسا معاشرے میں ہو گا تو آپس میں اتفاق و اتحاد پیدا ہو جائے گا اور انسانیت کی تعمیر ہو گی۔

ایک دفعہ ایک مسلمان خاتون نے اپنے ہاتھ سے چادر بنا کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کی۔ آپ ﷺ نے اس کے تحفے کو قبول کر لیا۔ اس وقت ایک غریب مسلمان نے آپ ﷺ سے مانگ لی۔ آپ ﷺ نے اسی وقت اس کے حوالے کر دی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے سخت سست کہا کہ تم جانتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کو اس کی ضرورت تھی اور آپ ﷺ کسی کا سوال رد نہیں کرتے تم نے کیوں مانگ لی؟ اس نے کہا:

رجوت برکتھا حین لبھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔23

نبی کریم ﷺ کے زیب تن فرمانے کے بعد میں نے برکت کے لیے لی ہے۔

4۔ عدل

عدل کا لفظ ظلم و جور کے الٹ استعمال ہوتا ہے جس کا مطلب ہے کسی ایک سمت مائل ہونے سے اپنے آپ کو بچاتے ہوئے عدل و انصاف پر قائم رہنا۔24

امام راغب اصفہانی کے بقول عدل" مکافات میں مساوات کا لحاظ رکھنا عدل ہے یعنی نیکی کا صلہ نیکی اور بدی کا صلہ بدی ملنا چاہیے۔ یہ عدل ہے۔25

اخلاقیات کی تکمیل کے لیے افراد امت کی یہ اجتماعی ذمہ داری ہے کہ وہ عدل قائم کریں، یعنی اچھے طریقے سے حقوق ادا کریں، آپ کے ایسا کرنے سے معاشرے میں وحدت پیدا ہو گی اور لوگوں میں دوریاں ختم ہو جائیں گی۔

ایک مقام پر فرمایا:

سبعۃ یظلھم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ، الامام العادل، وشاب نشا فی عبادۃ ربہ، ورجل قلبہ معلق فی المساجد ورجلان تحابا فی اللہ اجتمعا علی ذلک، وتفرقا علیہ، ورجل طلبتہ

امراۃ ذات منصب وجمال فقال انی اخاف اللہ. ورجل تصدق اخفی حتی لا تعلم شمالہ ما تنفق یمینہ، ورجل ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ۔ 26

(سات آدمیوں کو اللہ اپنے سائے میں رکھے گا جس دن کہ سوائے اس کے سائے کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ حاکم، عادل اور وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں لگا رہتا ہو اور وہ دو اشخاص جو باہم صرف اللہ کے لیے دوستی کریں جب جمع ہوں تو اسی کے لیے اور جب جدا ہوں تو اسی کے لیے اور وہ شخص جس کو کوئی منصب اور جمال والی عورت زنا کے لیے بلائے اور وہ یہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں، اس لیے نہیں آسکتا اور وہ شخص جو چھپا کر صدقہ دے یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہو کہ اس کے داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا اور وہ شخص جو خلوت میں اللہ کو یاد کرے اور اس کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جائیں)۔

مغیرہ بن شعبہ ثقفی رضی اللہ عنہ نے شکایت کی کہ اس کی پھوپھی صغر رضی اللہ عنہ کے قبضے میں ہے۔ آپ ﷺ نے اسے نہ صرف چھوڑنے کا حکم دیا بلکہ فرمایا کہ اسے گھر پہنچا آؤ۔ اس کے بعد بنو سلیم نے کہا کہ جس زمانے میں ہم کافر تھے صغر رضی اللہ عنہ نے ہمارے چشمے پر قبضہ کر لیا تھا۔ اب ہم اسلام لے آئے ہمار اچشمہ ہمی واپس دلایا جائے۔ آپ ﷺ نے صغر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا کہ جب کوئی قوم اسلام قبول کرتی ہے تو وہ اپنے جان و مال کی مالک ہو جاتی ہے۔ اس لیے ان کو ان کا چشمہ واپس دے دو۔ صغر رضی اللہ عنہ کو منظور کرنا پڑا۔ راوی کا بیان ہے کہ جب صغر رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ کے دونوں احکام منظور کئے تو میں نے دیکھا کہ:وجہ رسول اللہ یتغیر عند ذلک حمرۃ حیاء۔27

(آنحضرت ﷺ کے چہرے پر شرم سے سرخی آگئی)۔

آپ ﷺ نے عادلانہ فیصلے میں اس کے کارنامے کا لحاظ بھی نہ کیا۔ وہ شخص جو عام حالات میں صلہ کا مستحق تھا آپ ﷺ نے دونوں حکم اس کے خلاف دیئے۔

5۔ صدقہ و خیرات

عربی لغات میں" صدقہ "صدقۃ، صدقات، مبرۃ مبرات صدقہ کرنا۔

تصدق بمالہ علی28

صدقہ وہ شے جنس، مقدار یا رقم ہوتی ہے جسے کسی ابتلاء تکلیف یا مصیبت کے موقع پر مفلس، مستحق، یتیم اور غریب لوگوں میں تقسیم کیا جائے۔

اخلاقی تعلیمات کے فروغ کے لیے صدقہ و خیرات کرنا یہ مستحق افراد امت کا حق ہے اور معاشرتی ضرورت بھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے صدقہ و خیرات کرنے والوں کو پسند فرمایا ہے اس سے اخلاقیات کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

والصدقة تطفى الخطيئة كما يطفى الماء النار الخطيئة كم۔29

(صدقہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے)۔

6۔احسان

احسان کا معنی ہے کسی کے ساتھ نیکی کرنا، برے اعمال کے الٹ اچھے اعمال کو احسن اور حسن سے تعبیر کیا جاتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:**للذین احسنوا الحسنی و زیادة**۔(یعنی جنت اور یہ بری یعنی جہنم کے الٹ کے ہے)۔

احسان کے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان الله كتب الاحسان على كل شيئ، فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة، واذا ذبحتم فاحسنوا الذبح، وليحد احدكم شفرته فليرح ذبيحته۔30

(بے شک اللہ نے ہر چیز کے ساتھ احسان کرنا فرض کر دیا ہے، جب تم قتل کرو تو اچھے انداز سے قتل کرو اور جب ذبح کرو تو ذبح کرنے کا اچھا انداز اپناؤاور چھری تیز رکھو اور ذبیحہ کو راحت دو)۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

من غشنا فليس منا۔31

"جو ہمارے ساتھ دھوکا کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں۔"

گویا کہ زندگی کے ہر موڑ پر احسان کریں، نبی کریم ﷺ کی احسان اخلاقی تعلیمات کا اہم حصہ ہے اس سے انسانیت پروان چڑھتی ہے اور معاشرے میں پھیلے اختلاف و انتشار کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

7۔ حیاء

اسلام میں اخلاقیات کا بہت بڑا مقام ہے اور انتہائی اہمیت اور ضرورت کا حامل ہے۔ اخلاقی موضوعات میں بنیادی موضوع ہے۔ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

ان لكل دين خلقا وخلق السلام الحياء۔32

بے شک ہر دین کی ایک خصلت ہوتی ہے اور اسلام کی خصلت حیاءہے۔"

ارباب لغت کے درمیان حیاءریشہ اور مصدر ہے مادے اور ریشے کے بارے میں تین نظریے پائے جاتے ہیں چونکہ حیاءمصدر ہے اس کا ریشہ اور مادہ جب تک معلوم نہ کیا جائے اس کے معنی روشن اور واضح نہیں ہوتے۔

زمخشری نے حیاءکی یوں تعریف کی ہے۔

وھو التحیر والاضطراب من الحیاء۔

حقیقت میں انہوں نے حیاءکے سبب کو بیان کیا ہے اور مسبب کا ارادہ کیا ہے چونکہ حیاء کو پریشانی اور خوف سے تعبیر کیا ہے حالانکہ حیاء کی وجہ سے پریشانی اور اضطراب حاصل ہوتا ہے جب ہم احادیث معصوم علیہم السلام کی طرف مراجعہ کرتے ہیں تو حیاء کا معنی واضح اور روشن ہو جاتا ہے33

حیاءکی ضرورت احادیث کی روشنی میں

رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں:

الحیاءشعبۃ من الایمان، ولا ایمان لمن لا حیاء لہ34

حیاءایمان کا حصہ ہے جو شخص شرم اور حیاءنہیں رکھتا وہ شخص بے دین ہے

8۔ ایفائے عہد

ایفائے عہد بھی ایک بنیادی اخلاقی وصف ہے۔ اسے صدق ہی کی توسیع سمجھنا چاہیے کیونکہ وعدے کا لحاظ انسان کی صداقت کا مظہر ہے۔ انسانی شخصیت کے عیوب میں سے ایک بد عہدی ہے۔ قرآن و حدیث نے اس فضیلت کو بھی اخلاق الٰہی کے حوالے سے بیان کیا ہے۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔

حسن العھد من الایمان۔35

(یعنی عہد کا اچھی طرح سے لحاظ رکھنا ایمان کی نشانی ہے)۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے حاکم رحمۃ اللہ علیہ اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے کہ ایک بڑھیا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ ﷺ نے اس سے کہا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ ہمارے بعد تم کیسی رہی؟ اس نے کہا اچھا حال رہا جب وہ چلی گئ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آپ ﷺ نے اس بڑھیا کی طرف اس قدر توجہ فرمائی تو آپ ﷺ نے فرمایا خدیجہ رضی اللہ عنہا کے زمانے میں ہمارے یہاں آیا کرتی تھی اور حسن عہد ایمان ہے۔36

9۔ جود و سخا

جود و سخا بھی ایک اہم اخلاقی فضیلت ہے بلکہ یوں کہیں کہ سچائی کے بعد یہ دوسری اہم اخلاقی فضیلت ہے۔ یہ بھی ان فضائل میں سے ہے جن کا فائدہ دوسروں کو پہنچتا ہے۔

انبیاء فطرتاً جود و سخا کا بہترین مظہر ہوتے ہیں کہ اس کے بغیر وہ دعوت الی اللہ کا کام کر ہی نہیں سکتے اور اپنے اپنے وقت میں وہ انسانی معاشروں کے لیے نمونہ ہوتے ہیں۔ خاتم النبیین ﷺ چونکہ آنے والے تمام ادوار کے لیے اسوہ حسنہ ہیں اس لیے آپ ﷺ کی ذات بدرجہ اتم صفات کاملہ نمونہ ہے آپ ﷺ جس طرح فطرتاً جود و سخا سے متصف تھے)۔37

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ گھر تشریف لائے تو چہرہ متغیر تھا۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ خیر ہے؟ فرمایا:

من اجل الدنانیر المسبعة التی اتتنا امس امسینا وھی فی خصم الغراش۔38

(کل جو سات دینار آئے تھے شام ہوگئی اور وہ بستر پر پڑے رہ گئے)۔

ایک دفعہ آپ ﷺ عصر کی نماز پڑھ کر خلاف معمول گھر تشریف لے گئے اور پھر فوراً باہر نکل آئے۔ لوگوں کے پوچھنے پر فرمایا:

ذکرت وانا فی الصلوٰة تبراً عندنا فکرھت ان یمسی اویبیت عندنا فامرت بقسمته۔39

(مجھے نماز میں خیال آیا کہ کچھ سونا گھر میں پڑا رہ گیا ہے۔ گمان ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ رات ہو جائے اور وہ گھر میں پڑا رہ جائے اس لیے جا کر اسے خیرات کر دینے کو کہہ آیا)۔

ایک دفعہ ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دیکھا کہ بکریوں کا ریوڑ دور تک پھیلا ہوا ہے۔ حضور اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ یہ سب بکریاں اسے دے دی جائیں۔ آپ ﷺ نے سب بکریاں اسے عطا کر دیں۔ اس نے اپنے قبیلہ میں جا کر کہا

یاقوم اسلموا فان محمدا یعطی عطاءلا یخشی الفاقة40

(اسلام قبول کر لو۔ محمد ﷺ ایسے فیاض ہیں کہ مفلس ہو جانے کی پرواہ نہیں کرتے)۔

اس کے باوجود انہوں نے درخواست کی تو فرمایا:

مایکون عندی من خیر فلن ادخرہ عنکم۔41

(میرے پاس جو کچھ ہو میں اس کو تم سے بچا کر نہیں رکھوں گا)۔

آپ ﷺ کی طبعی فیاضی انفرادی معاملات کے علاوہ ریاست کی تنظیم پر اثر انداز ہوتی تھی۔ معاشرتی فلاح اور اجتماعی بہبود کی پالیسیوں میں آپ ﷺ کی طبعی فیاضی کا بڑا دخل ہے آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔

المؤمن غر کریم والفاجر خب لئیم۔42

(مومن سادہ اور کریم ہے اور فاجر دغا باز کمینہ ہے۔

استقامت

استقامت قوم سے ہے جس کے لفظی معنی سیدھا رہنے یا چلنے کے ہیں:

قام المشئی واستقام: اعتدال واستوی۔43

ابو زید کہتے ہیں: الاستقام اعتدال المشئی واستواءہ۔44

یعنی استقامت کسی شئی کا اعتدال اور سیدھا رہنا ہے۔ انسانی رویوں کے حوالے سے اس کا مفہوم یہ ہے کہ جس بات کو حق سمجھا جائے اس پر قائم رہا جائے، مشکلات، مخالفت اور خطرات کا سامنا کیا جائے اور اپنے موقف پر ثابت قدم رہا جائے۔ استقامت دعوت الی اللہ کی راہ کی سب سے بڑی اخلاقی فضیلت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے استقامت کو ایمان کے بعد دین کی سب سے بڑی حقیقت قرار دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا

یا عم واللہ لو وضعوا الشمس فی یمینی والقمر فی یساری علی ان اترك ھذا الامر حتی یظھرہ اللہ او اھلك فیی ء ما تر کته45

(عم محترم! بخدا اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں تب بھی میں یہ کام نہیں چھوڑوں گا حتی کہ اللہ تعالی اس دعوت کو غالب کر دے یا میں اس کی راہ میں ختم ہو جاؤں)۔

غزوہ حنین میں جب قبیلہ ھوازن کے تیر اندازوں کی بوچھاڑ سے اکثر صحابہ کے قدم اکھڑ گئے تو آپؐ استقامت کے کوہ گراں کی طرح میدان جنگ میں جمے رہے اور اس وقت زبان مبارک پر یہ رجز تھا:

انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب 46

میں پیغمبر صادق ہوں اور میں فرزند عبد المطلب ہوں۔

صبر

صبر کے لغوی معنی روکنے اور سہارنے کے ہیں۔ کہتے ہیں: صبرہ عن الشی حبسه47

یعنی اس نے اسے اس شے سے روکا۔ الجوھری کہتے ہیں: الصبر جزع کی نقیض ہے48

صبر کے اصلی معنی روکنے کے کے ہیں رسول اللہ ﷺ پر قریش کی دست درازیوں اور ایذا رسانیوں کی تفصیلات کتب حدیث وسیرت میں موجود ہیں ہم یہاں صرف دو ایک بطور مثال ذکر کرتے ہیں :

عروہ بن الزبیر قال سالت ابن عمرو بن العاص قلت اخبرنی باشد شئی صنعه المشرکون بالنبی قال بینا النبی یصلی فی حجر الکعبة اذاقبل عقبة بن ابی معیط فوضع ثوبه فی عنقه فخنقة خنقا شدیدا فاقبل ابوبکر حتی اخذ بمنکبیه ودفعه عن النبی قال: اتقتلون رجلا ان یقول ربی الله۔ 49

(عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن عمرو العاص سے کہا کہ مجھے بتاؤ جو مشرکین نے سب سے زیادہ سخت برتاؤ آنحضور ﷺ سے کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ایک روز آپؐ حجر کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ یکایک عقبہ بن ابی معیط آگے بڑھا اور اس نے آپؐ کی گردن میں کپڑا ڈالا اور سخت گلا گونٹنا شروع کیا۔ مگر عین وقت پر ابوبکر آگئے، اسے کندھوں سے پکڑا اور دھکا دے کر ہٹایا۔ اور آپ کہہ رہے تھے: کیا تم اس شخص کو صرف اس قصور میں مارے ڈالتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔

خلاصہ بحث

انسانی زندگی میں انسانی شخصیت کا کردار بہت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ انسان کی بیدائش سے لے کر اس کی وفات تک اس کے بہت گہرے اثرات ہوتے ہیں انسانی شخصیت کی تعمیر اور جدید فلسفہ اخلاق اور اس حوالے سے موجود اصول وحکم کے ثبوت ہمیں تاریخ کے ابتدائی دور سے ملتے ہیں تاریک اسلامی سے ثابت ہوتا ہے کہ فلسفہ اخلاق کا نام سب سے پہلے مذہب کی زبان سے سنا گیا خالق کائنات نے انسانوں کی ہدایت وفلاح کے لیے جو پیغمبر مبعوث کئے انہوں نے انسانی شخصیت کی تشکیل وتعمیر میں اخلاق حسنہ کی نشوونما کو مرکز نگاہ بنائے رکھا۔

اسلام نے جو عبادات انسان پر فرض کیں ان کا مقصد یہ ہے کہ ان کے ذریعے انسان کی ٹرینگ کی جائے کہ انسان کی شخصیت کی اعلی بنیادوں پر تعمیر کر کے اسے اس قابل بنایا جائے کہ وہ اپنی صلاحیتوں سے اگاہ ہو کر برے کی تمیز کر سکیں تا کہ ان کی شخصیت کی تعمیر ہو

قرآن وحدیث نے توبھر پور زندگی گزارنے کی نہ صرف ترغیب دی ہے بلکہ رسولؐ کے اسوہ حسنہ کے ذریعے اس کی عملی مثال بھی پیش کر دی ہے۔

اس تمام بحث کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اسلام دین فطرت ہے اس میں دینی و دنیاوی دونوں زندگیوں کے بارے میں ہدایات موجود ہیں۔ حدیث و سیرت انسان کی شخصیت کی مثبت بنیادوں پر تعمیر کر کے اسے معاشرے کا کارآمد فرد بنا دیتا ہے۔ سیرت رسول نے جو تصور حیات دیا ہے وہ تہذیب انسانی کے ارتقاء کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

نتائج وسفارشات

جدید فلسفہ اخلاق کے فراہم کردہ اخلاقی اصول، انسانی شخصیت کی تعمیر و تکمیل میں خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں کر پا رہے اس سلسلے میں قرآن وحدیث سے اخذ واحتساب، انسان کی فلاح و تعمیر کی زمانت بن سکتا ہے۔

میں اپنے اس مقالہ کی تحقیق کے نتیجے میں درذیل گزارشات تجویز کرتی ہوں:

1۔ قرآن مجید اور نبی کریم ﷺ نے جن طریقوں سے انسانوں کی شخصیت کی تعمیر کی، اس انداز تربیت کو نظام تعلیم، مختصر پمفلٹس اور ذرائع وابلاغ وغیرہ کے ذریعے عام کیا جائے۔

2۔ اساتذہ کو اس طرح کے مختصر کورسز پڑھائے جائیں کہ بچوں کی شخصیت کی تعمیر کس انداز سے کی جائے۔

3۔ تعلیم اداروں میں اس بات کا عملی طور پر بندوبست کیا جائے کہ اساتذہ اپنے طلبہ سے انداز گفتگو، روزمرہ کی زندگی کے اداب کا عملی مظاہر کریں۔ جس طرح مختلف ممالک مثلا جاپان، چائنہ وغیرہ میں لوگوں کی تربیت کا اہتمام اس طریقے سے کیا جاتا ہے کہ ان کے انسان تو درکنار ان کے جانور تک قوانین کی پیروی کرتے ہیں۔

4۔ ذرائع ابلاغ اور نصاب تعلیم کے ذریعے انسانوں کو اس بات کا شعور دیا جائے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے اسے اپنے منصب کے مطابق طرز عمل اختیار کرنا چاہیے۔

5۔ لوگوں میں اس بات کا شعور پیدا کیا جائے کہ گھٹیا سوچ اور گھٹیا طرز عمل اس کے اشرف المخلوقات ہونے کے منافی ہے۔

حوالہ جات(References)

1۔ افریقی، ابن منظور، **لسان العرب**، (بیروت: دار لکتب العلمیہ۔ 2006)، 8/317

Afriqi,Abne Manzor, *Lisan Alarab*, (Berot:Daraalkutab Alelmiya2006) ،8/317

2۔ اصفہانی، راغب، امام، **مفردات القران**، بیروت دارا الکتب العلمیہ، س۔ن 1/166

Asfhani,Ragib,Imam, *Mufardat Alquran*, (Berot: Daraalkutab Alelmiya)166/1

3۔ الجرجانی، شریف، الشریف علی بن محمد، (ایران: انتشارات ناسر کسرو، 1306ھ)

Aljarjani,Shareef,Alshareef Ali Bin Muhammad,Iran:Antsharat Nasi Kasro,1306

4۔ محمد قاسم، اسلامی انسائیکلوپیڈیا، (ناشر تاجران، لاہور، 1998ء) 1/166

Muhammad Qasim, *Islami Encyclopedia*, (Lahore Nashir Tajran, 1998) , 1/166

5۔ احمد قطب الدین، **اسلام کا نظریہ حیات**، فیصل ناشران، لاہور، 2001ء: 161

Ahmed Qatab Aldin,Aslam Ka Nazriya Hayat ,Faisal Nashiran,Lahore,161:2001ء،

6۔ القلم 4:68

Alqalam4:68

7.Macmilan English Dictionary.Malayasia:Good Reads,2003.470

8۔ شبلی نعمانی، **سیرت النبی**، (لاہور: ناشران وتاجران، س،ن)، 1/361

Shibli Naumani, Seerat Ul Nabvi,Lahore,Tashran O Tajran,361/1

9۔ ایضا

10۔ افریقی، ابن منظور، **لسان العرب**، باب عین، 9/294

Afriqi,Abne Manzor,Lisan Alarab,9/294 ،

11. مبارک پوری، صفی الرحمن، مولانا، **الرحیق المختوم**، ناشر مکتبہ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور، ص:1

Mubarak Pori,Safi Ul Rehman, Maulana, *Alrahiq Ul Makhtom*, Nashar Maqtaba Alsalfiya Shish Mehal Road Lahore,1

12. ابن سعد، محمد بن سعد، **طبقات**، اخبار النبی ﷺ، نفیس اکیڈمی کراچی، طبع اول مارچ 1971ء، ص:434

Abne Saad,Muhammad Bin Saad, *Tabqaat,* Akhbare Nabvi,Nafees Acedmy Karachi,Since 1st March 1971,434:ص

13. ابو داؤد، **سنن ابی دؤاد**، کتاب الادب، باب فی التجاوز فی الامر، ج:4، ص:250

Abu Daud,Abi Daud, *Kitab Aladab*,Baab Filtajawoj Fil Amar,250:ص

14. بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب بدء الخلق، ذکر ہند، 4/232

Bukhari, *Kitab Bidaa Alkhalq*,Zikre Hind,4/232

15۔ افریقی، ابن منظور، **لسان العرب**، باب ش، ص، ص:7/387

Afriqi,Abne Manzor,*Lisan Alarab*,7/387

16۔ مسلم، **صحیح مسلم**، کتاب البر والصلۃ، باب النہی عن لعن الدواب وغیرھا، ج:4، ص:2007

Muslim,*Sahi Muslim*,Kitab Albar Ul Salat,Baab Alnabi An Laan Nldawab Wa Kheiraha,2007

17۔ بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب التوحید، باب ماجاء فی قول اللہ تعالیٰ (ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین)، ج:4، ص:2326

Bukhari, *Aljame Alsahii,* Kitab Altuheed,Baab Maja Aa Fi Qaulillah Taallah(Ina

Rehmatal Lahi Qareeb Minal Muhsineen),2326

18۔ترمذی، **جامع الترمذی**، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی رحمۃ الناس، ج:1،ص:390

Tarmizi, *Jamee Altarmizi*, Kitab Albaro Was Salat,Baab Majaa Aa Fi Rehmati Naas, 390

19۔بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب الادب، باب رحمۃ الولد وتقبیلہ ومعانقتہ، ج:4،ص:1898

Bukhari, *Aljamee Alsahii*, Kitab Aladaab,Baab Rehmat Ul Alwald Wataqbilah Wamaanaqata,1898

20۔افریقی، ابن منظور، **لسان العرب**، باب اثر: 4/5

Alafrici,Abne Mansoor,*Lisan Alarab*,Baab E Asar,4/5

21. **بخاری**، کتاب بدءالخلق، باب مناقب انصار، 223-224/4

Bukhari, Kitab Badaa Alkhalq,Baab Mnaqib E Ansar,4 /223-224

22. بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب الایمان، باب من الایمان ان یحب لاخیہ مایحب لنفسہ، ج:1، ص:29

Bukhari, *Aljamee Alsahii*,Kitab Alemaan,Baab Minal Emaan In Yuhib Bul Akhii Ma Yuhib Bul Linafsii,29

23. بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب الادب، باب حسن الخلق، ج:7، ص:82

Bukhari, *Aljamee Alsahii*, Kitab Aladaab,Baab Husn Nul Alkhalq,82

24. **لسان العرب**، باب العین، ص:83

Lisaan Al Arab, Baab Alaeen,83

25. راغب اصفہانی، العلامہ الحسین بن محمد بن المفضل (م 502ھ)، **المفردات فی غریب القرآن**، نور محمد اصح المطابع کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی، ص:325

Raghib Asfahani,Alallama Alhussain Bin Muhammad Bin Almufashal, *Almufradat Fi Ghareeb Alquran*,Noor Muhammad Ash Almutabah Karkhana Tajarat Kutab Aram Bagh Karachi,325

26. بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب الاذان، باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلاۃ وفضل المساجد، ج:1، ص:133

Bukhari, *Aljamee Alsaii*, Kitab Alazan,Baab Man Jalas Fil Masjid Yantazir Ul Salat Wafazlil Masajid,133

27۔ابوداؤد، **السنن**، کتاب الخراج، 3/450,448

Abu Daud, *Al- sunan*, Kitab Alkharaj,3/450,448

28. **لسان العرب**، باب ش، ص، ص:7/307

Lisan Alarab,7/307

29. ترمذی، **سنن ترمذی**، کتاب الایمان، باب ماجاء فی خمسۃ الصلاۃ، ج:2، ص:89

Tarmizi, *Sunan e Tarmizi*, Kitab Alemaan,Baab Maja Aa Fi Khamsatis Salat,89

30۔ مسلم، **صحیح مسلم**، کتاب الصید والذبائح، باب الامر باحسان الذبح والقتل وتحدید الشفرۃ، ج:3، ص:1548

Muslim, *Sahii Muslim*, Kitab Alsaeed Wa Azzabaah,Baab Alamar Biehsani Waqatali Watahdeedis Safaraat,1548

31 مسلم، **صحیح مسلم**، کتاب الایمان، باب قول النبی ﷺ من غشنا فلیس منا، ج:1، ص:99

Muslim, *Sahii Muslim*, Kitab Alemaan,Baab Qul Alnabi Man Ghashana Faleisa Minna,99

32۔ محمود بن عمر الزمخشری جار اللہ ابو قاسم، **اساس البلاغۃ**، دار الکتب العلمیۃ، 1998ء، ج:1، ص:154

,Mehmood Bin Umer Alzafahshari Jarallah Abu Qasim, *Asaas Albalaghat*, Dar E Alkitab Alalmiyat,Since ء1998,154

[33]۔ **اساس البلاغۃ**، ص:154

Asaas Albalaghat, 154

[34]۔ بخاری، **الجامع الصحیح**، ج:3، ص:175

Bukhari,175

35۔ بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب الادب، باب حسن العھد من الایمان، 7/76

Bukhari, *Al-Jami ul Sahih,* Kitab Aladaab,Baab Hassan Alahad Min Alemaan,7/76

[36]۔ بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب الادب، باب حسن العھد من الایمان، 7/76

Bukhari, *Al-Jami ul Sahih,* Kitab Aladaab,Baab Hassan Alahad Min Alemaan, 7/76

37. علوی خالد، ڈاکٹر، **انسان کامل**، طبع اول 1974ئ، ناشران الفیصل لاہور، ص:599

Insan Kamil,Alvi Khalid,Doctor,Adition First,1974,Nashran Alfasial,Lahore,P 599

38 ۔بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب فرض المن، باب قول اللہ تعالیٰ "فان اللہ خمسہ"، 4/49

Bukhari, *Al-Jami ul Sahih* Kitab Farz Alman,Chap Qull Tallah,Fain Allah Khamsa 4/49

39۔ ابو داؤد، **السنن**، کتاب الخراج والفی، باب الامام یقبل ہدایا المشرکین، 3/441

Abu Dawaod, *Al-Sunan,* Kitab Alkharaj Walfi,Baba Lam Yaqbal Hraya Almushrikin ، 3/441

40۔ مسلم، **الجامع الصحیح**، کتاب الفضائل، باب ماسئل رسول اللہ شیاقط، 7/74

Muslim, *Al-Jami ul Sahih,* Kitab Alfzail,Baab Masl Rasol Allah Shiyaqt7/74

41 بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب الادب، باب حسن الخلق، 7/82، مسلم، کتاب الفضائل، باب کان رسول اللہ احسن الناس، 7/74

Bukhari, *Al-Jami ul Sahih* ،Kitab Aladab,Baab Husn Alkalaq,7/82 ، ,Muslim,Kitab Alfzail,Baab Kana Rasool Ahsan Alnass 7/74

42۔ بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب الکفالہ، باب الدین، 3/60

Bukari , *Al-Jami ul Sahih,* Kitab Alkfala,Baab Aldin3/60

43. ترمذی، **السنن**، کتاب البر، باب ماجاء فی البخیل، 4

Tirmizi, *Al-Sunan,* Kitab Albir,Baab Ma Ja Fi Albakil 4

44۔ **لسان العرب**، 12/498

Lisan Alarab, 12/498

45. ایضا

Ibid,

46. سیرۃ، 1/285

Sirah 1/285

47. بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب المغازی، باب غزوہ حنین، 5/98-99

Bukhari, *Al-Jami ul Sahih* , Kitab Almgazi.Baab Gazwa Hunain ,5/99

48. **لسان العرب**،4/438

Lisan Alarab, 4/438

49. بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب بدء الخلق۔ باب بالقی النبیؐ واصحابہ من المشرکین بمکۃ4/240

Bukhari, *Al-Jami ul Sahih*, Kitab Bada Alkalaq.Bab Balqi Alnabi Waashaba Mn Almshrkin, 4/240